اسلامیات

فاطمہ بتول

33196 - Fatima Batool - 001

سوال نمبر 1

دین اور مذہب میں فرق

بظاہر دین اور مذہب میں فرق محسوس نہیں ہوتا لیکن اگر بغور جائزہ لیا جائے تو اس کے لفظی، اصطلاحی معنی اور مفہوم میں بہت فرق ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دین کے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر یکساں فوائد ہیں اور اسکی بہت اہمیت ہے۔

مذہب:

لفظ مذہب عربی زبان کے لفظ "ذھب" سے نکلا ہے اور اس کے معنی ہیں 'طریقہ' اور 'راستہ'۔ اصطلاح میں مذہب سے مراد ہے "زندگی گزارنے کا طریقہ" اور "کسی کے بتائے ہوئے طریقے پر زندگی بسر کرنا۔ مذہب سے مراد ہے "عقائد اور عبادات کا مجموعہ / منظم اور مربوط نظام"۔

دین:

دین کے لفظی معنی "اطاعت کرنا"، "غلبہ حاصل کرنا" کے ہیں۔ اصطلاح میں دین سے مراد ہے "مکمل ضابطہ حیات"۔ اسی طرح شرح اور فقہ میں ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق دین سے مراد ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کو حاکمیت حاصل ہونا اور اسکی حاکمیت کو قبول کرنا

(ب) اللہ کے احکامات پر عمل کرنا

(ج) اللہ کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرنا

(د) سزا و جزا اور یومِ آخرت پر یقین رکھنا

انا الدین عند اللہ اسلام ہ

ترجمہ: اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے (القران)

ذیل میں دین اور مذہب میں فرق کی وضاحت کی گئی ہے

مذہب	دین
مذہب صرف عقائد اور عبادات کا مجموعہ ہے	دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔
مذہب انسان کا بنایا ہوا ہے	دین الہامی ہے اور خدا کی طرف بھیجا گیا ہے
مذہب انفرادیت پسندی کی طرف لے کر جاتا ہے	مذہب کے برعکس دین اجتماعیت کا درس دیتا ہے اور انفرادی پہلو کا بھی خیال کرتا ہے

مذہب	دین
مذہب کی متعدد تعلیمات ہیں	دین واحدانیت کا درس دیتا ہے اور خدا کو "لاشریک" دکھاتا ہے
مذہب میں صرف ذاتی معاملات کا ذکر کیا جاتا ہے یعنی کہ صرف حقوق اللہ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ مذہب صرف بندے اور خدا کا معاملہ ہے	دین حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی فوقیت دیتا ہے۔ یعنی یہ بندے کے خدا کے ساتھ ساتھ بندے کے بندے سے معاملات کا بھی درس دیتا ہے
مذہب سماوی اور غیر سماوی دونوں ہیں مثلاً ہندومت، بدھ مت، عیسائیت، یہودیت وغیرہ۔	دین صرف اسلام ہے ورضیت لکم الاسلام دینا ۝ ترجمہ: "اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا گیا ہے"۔
ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق مذہب میں تین چیزیں شامل ہیں (i) عقائد (ii) عبادات (iii) سماجی رسومات	ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق دین چھ چیزوں کا مجموعہ ہے (i) عقائد (ii) عبادات (iii) سماجی رسومات (iv) سماجی نظام (v) معاشی نظام (vi) نظامِ انصاف

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت:

دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ معاشی، سماجی، روحانی، اخلاقی، سیاسی، انفرادی اور اجتماعی زندگی کو باخوبی گزارنے کے لیئے ضروری اور لازم جزو ہے۔

(i) تاریخی اہمیت:

دین کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ نے پہلا انسان حضرت آدم جب اس دنیا میں بھیجا تو وہ پیغمبر بنا کر اتارا۔ اسی طرح John Bowker اپنی کتاب "GOD: a brief history" میں لکھتے ہیں کہ ترجمہ "ہر قوم دین کی متلاشی رہی ہے"

(ii) سماجی بقاء کا ذریعہ:

دین معاشرے کی بقاء کا اہم پہلو ہے۔ اسی لیئے کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لیئے دین کا اثر و رسوخ ہونا لازم ہے۔ زمانہ جاہلیت میں انسان ایک دوسرے کے خون کا پیاسا رہا ہے۔ اور قومیں اپنی آدھی یہاں تک کہ پوری زندگیاں بھی جنگوں میں گزار دیتی تھیں۔ لیکن عرب میں اسلام کے ظہور کے بعد حضرت محمدؐ نے امن اور اخوت کا درس دیا اور "مسلمان بھائی بھائی ہیں" کا درس دیا۔

(iii) انفرادی رہنمائی کا ذریعہ:

اسلام انسان کے تمام ذاتی معاملات میں رہنمائی فراہم کرتا ہے اسی لیئے کسی بھی شخص کی خواہ کسی بھی عمر میں ہو دین اسے بخوبی گزارنے کے طور طریقے بیان کرتا ہے۔ اس لیئے ذاتی اور گھریلو معاملات یہاں تک کے اولاد، ماں باپ، میاں بیوی، بڑے چھوٹے، بزرگ جوان عورت مرد ہر کسی کے حقوق کو قرآن میں بیان اور نبی ؐ کے ذریعہ عملی طور پر فراہم کیا گیا ہے۔ اسی لیئے کہا گیا ہے "تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیئے بہتر ہے"۔

(iv) معاشی و سیاسی زندگی میں اہمیت:

روزمرہ کے معاملات میں سیاست اور معیشت کا علم ہونا بہت اہم ہے اور دین انسان کو ان دونوں پہلوؤں میں پوری پوری رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام لین دین کے معاملات، زکوۃ کے معاملات، بہن، بیوی، بیٹی، ماں کا معاشی حصہ اور حکمران کے حقوق و فرائض کا مکمل چارٹر فراہم کرتا ہے۔ اس لیے ان معاملات کو بخوبی سرانجام دینے کے لیئے دین کا ہونا بہت لازم و ملزوم ہے۔

اسی لیۓ علامہ اقبال کہتے ہیں:

جدا ہو دین اگر سیاست سے
تو رہ جاتی ہے صرف چنگیزی

خلاصہ بحث:

مذہب عقائد و عبادات کا مجموعہ ہے اور دین صرف عقائد و عبادات کا ہی مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسانی زندگی کے ہر پہلو میں ترقی و کامیابی کے لیے دین ایک لازم و ملزوم جزو ہے۔

سوال نمبر 2

حضرت محمدؐ تمام انسانیت کیلئے بہترین نمونہ :

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضرت محمدؐ تمام جہانوں کے لیئے اور تمام انسانوں کے لیئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپؐ بہترین عملی اور روحانی شخصیت کے حامل ہیں۔ آپؐ کسی ایک دور، ایک قوم یا ایک عہدے کے لیئے نہیں بلکہ تمام دو کائنات کے لیئے فائز کیے گئے تھے۔ آپؐ کی زندگی سے ایک بچے سے لے کر بزرگ، ایک حکمران سے لے کر مزدور، بے عمل سے لے کر باعمل، عالمِ دین سے لے کر عام انسان، غیر مسلم سے لے کر اہلِ ایمان، انفرادی سے سماجی، معاشی سے سیاسی اور دینی سے دنیاوی زندگی میں رہنمائی حاصل کر سکتا ہے کیونکہ آپؐ کے بارے میں فرمانِ اللہ ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۝

ترجمہ: "فی الحقیقت تمہارے لیئے رسول اللہ میں ہے نہایت حسین نمونہ ہے۔" (الاحزاب: 21)

(1) معلم کے لیئے بہترین نمونہ:

آپؐ ایک معلم کے لیئے بھی بہترین نمونہ ہیں کیونکہ حضرت محمدؐ نے اپنی تمام عمر بطور معلم اپنے فرائض انجام دیے

اور پوری زندگی سچائی کا درس دیا۔ ایک معلم آپ ﷺ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

(ii) آپ ﷺ بہترین انسان:

کسی کو بھی بطور نمونہ رکھنے سے مراد ہے کہ وہ آپ ﷺ سے بہتر ہو۔ اسی لیے آپ ﷺ تمام انسانوں کے لیے بہترین اس لیے ہیں کہ وہ خود بھی بطور انسان بہترین انسان ہیں۔ اس بات کا اعتراف صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم نے بھی کیا ہے۔ جیسا کہ 1978 میں امریکہ کے ایک لکھاری مائیکل ایچ۔ ہارٹ نے اپنی کتاب

"The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History"

میں انسانی زندگی کی تاریخ میں سب سے زیادہ اثر و رسوخ رکھنا والا شخص "حضرت محمد ﷺ" کو کہا گیا ہے۔

(iii) ~~[illegible]~~ عام انسان کے لیے بہترین نمونہ:

حضرت محمد ﷺ نے اپنی زندگی میں ہر ذی روح کے لیے زندگی گزارنے کا طریقہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے عام انسان کے حقوق اور ان کے فرائض کے بارے میں تعلیم دی۔ دنیا میں پہلا انسانی حقوق کا چارٹر "میثاقِ مدینہ" کو کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے آپ ﷺ ایک عام انسان کے لیے بھی بہترین نمونہ ہیں۔

(۱۷) حکمران کے لئے بہترین نمونہ:

آپ ؐ ریاست مدینہ کے حکمران کے طور پر اور دین اسلام کے پیغمبر کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے اور آپ ؐ نے اس دور میں ایسے ایسے کام سرانجام دیے جب تمام مشرکین عالم اسلام کے دشمن تھے۔ آپ ؐ نے سادگی کے ساتھ بڑے بڑے حکمرانوں کو اپنے گفتار سے سنجیدہ کیا۔ آج کل کے حکمران آپ ؐ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۷) غیر مسلموں کے حقوق کے محافظ:

آپ ؐ ہمیشہ سے غیر مسلموں کے حقوق کے محافظ تھے۔ ایک دفعہ ایک مسلمان نے غیر مسلم کو قتل کر دیا تو رسول اللہ ؐ نے قاتل کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا:

انا احق من ذمی بذمتہ ۵

ترجمہ: "میں ذمی سے زیادہ اس کے ذمہ کا حق دار ہوں"۔

اس لئے موجودہ دور میں بہت سے غیر مسلم مسلم ممالک میں مقام پذیر ہیں اور بہت سے مسلم غیر مسلم ممالک میں رہتے ہیں اس طرح موجودہ دور میں فلسطین، میانمر، ہندوستان اور دیگر ممالک میں ان کے ساتھ جو بدتر سلوک ہو رہا ان ممالک معاملات کو آپ ؐ کے دور سے سبق لے کر حل کیا جا سکتا ہے۔

(vi) امنِ عالم کے پیکر بطور سفارت کار:

اسلام امن کو فروغ دیتا ہے اور آپؐ بھی امنِ عالم کے پیکر تھے۔ موجودہ معاشرہ انتشار کا شکار ہے۔ ہم اپنی موجودہ زندگی میں آپؐ کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر کے امن کو فروغ دے سکتے ہیں۔ جس طرح آپؐ نے "صلح حدیبیہ" اور "میثاقِ مدینہ" سے بے مثال سفارت کاری سے دنیا کو امن کا تحفہ دیا اسی طرح ہم بھی ان سے رہنمائی لے کر امن قائم کر سکتے

(viii) گھریلو معاملات میں بہترین نمونہ:

آپؐ نے تمام گھریلو معاملات کے نمونے قائم کیے۔ آپؐ نے بیوی سے محبت، اولاد کے حقوق، ماں باپ کے حقوق بیان کرنے کے ساتھ عمل کر کے دکھایا۔ آج کل ہم اپنے گھریلو معاملات کو آپؐ کی سیرت سے حل کر سکتے ہیں۔

"تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے
جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے"

خلاصہ بحث:

آپؐ کی زندگی سے ہر کوئی روح رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ آپؐ سے ہر پہلو کا عملی نمونہ ملتا ہے اور آپؐ تمام انسانیت کے لیے نمونہ ہیں